

## اے مہبط کلامِ خدا ستر کائنات

رولانا لطافت الرحمن سوائے سائیں استاد دارالعلوم حقانیہ  
جامع اسلامیہ بہاولپور

اے سید سے رُوفِ درجیم و کریم ذراست  
لے مہبط کلامِ خدا ستر کائنات  
لے منبع جمال و کمال و حسیاء و وجود  
سرِ چشمہ امانت و پاکیزہ با صفات  
پیغمبرِ جلیل و حبیبِ خدائے ما  
تابندہ آفتابِ ہدایت بہ کل جہات  
ذیبر زمین ز عرش بریں تابہ فرشِ خاک  
ہر ذرہ از وجود شما یافتہ حیات  
لے آنکہ بر تو قصر نبوت تمام گشت  
قصرے کہ دہتے است ز موائے و الصفا  
بشکست آنکہ بود ز عزی، یحوق و نسر  
درخانہ خدا یغوث و ود منات  
سیلے کہ پیش او جہل کفر چوں ہباء  
ناکام و بے حقیقت و بیہودہ بے ثبات  
روح الامین بہ باب جنائش پوچھا دماں  
سے رفت و آمد و بہ ہزاراں تَلَطُّفَات  
تو بہر بندگانِ خدا رحم آمدے  
مائے فرستمت بہ تو بے حد و عدو صلوة  
لے افضل الرسل بہ تو باد ازما سلام  
ما امت تو ایم گرفتاریات  
شمرندہ ایم پیش عنایات و فضل تو  
کردار با خطا و سیہ کار و بد سہات  
ماندہ فقیر لطافتِ عملی الخصوص  
بے مایہ ام ز دُ عمل ملک ماسوات

## ہم سے

ابوالشیر حکیم غلام احمد سلیم قریشی پنڈداد نواز علی بیگ بھولپور

رزنا تھا کبھی اوج شکوہ آسماں ہم سے  
جلی تھی کبھی ارض بیط کبکشاں ہم سے  
عناصر پر تسلط تھا فضا میں مقرر تھی  
قزابت چاہتی تھی سر زمین آسماں ہم سے  
سماں کا تصور رحمتِ عالم تھا دنیا میں  
زمانہ بھر کے وابستہ تھے سب سود و زیاں ہم سے  
ہمارا ہر عمل ضربِ النشل تاریخِ عالم میں  
ہوئے ہیں بہرہ و رسالے جہاں کے نکتہ دان ہم سے  
تعجب کر رہے ہیں آج ہم مغرب کی سائیں پر  
مگر یورپ نے سیکھے ہیں یہ اسرار نہاں ہم سے  
متاعِ علم و فن، اخلاقِ ضرب و حرب شہبازی  
خدا کی دین تھی جو ہے کیا سارا جہاں ہم سے  
ٹٹایا ہم نے سب کچھ اس طرح خود ہو گئے خالی  
ربا ڈھانچہ فقط چھیننے گئے روح و رواں ہم سے  
ملا تھا ہم کو جتنا اسکا کچھ حصہ بھی گر ہوتا  
نہیوں دو چار ہوتیں آئے دن بربادیاں ہم سے  
ہم نے آزاد صرف اتنے کہ ہاتھوں سے کوئی نکلی  
مگر باندہ ہیں جب تک چھوٹیں بریٹیاں ہم سے  
میں حیراں ہو رہا ہوں اب کے مسلم کی سیاست پر  
مرتی ہیں وہی کرتے ہیں جو عیاریاں ہم سے  
جو ٹوٹے ٹانگ مرعی کی تو یورپ اسکو لے جاؤ  
کہ ایسا مرحلہ ہرگز نہ ملے ہو گا جہاں ہم سے